

ان تنصر اللہ ننصرکم سنن اللہ انکم

۱۲۳

چھپا دست بہت میں زور قضا ہے
Digitized by Khilafat Library

مثل ہے کہ بہت کا سامی خدا ہے

الحکم

طحا شیخ یعقوب علی تراب احمدی

عامہ فہمیت شکارانہ شیخ پانچنہ پیدہ



جلد ۲ | قادیان دار اسن والا مان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۲۰

قادیان میں جشن

گورنمنٹ عالیہ کے مشترکہ اعلان کے مطابق احمدیہ جماعت نے جشن فتح بڑے دھوم دھام سے منایا۔ ۱۳۔ تاریخ سے سولہ تاریخ تک کھیلوں وغیرہ ہوتی رہیں جس میں قادیان کی تمام احمدی پبلک حصہ لیتی رہی حضرت خلیفۃ المسیح شہابی بنفس نفیس تشریف لیگے۔ ۱۶ دسمبر کو ایک عظیم الشان ٹی پارٹی امور عامہ کی طرف سے سکول گراؤنڈ میں جماعت کے بڑے بڑے افراد کو دی گئی۔

اس جشن میں ہمارے احمدی نوجوان جو کہ کاجوں سے جشن منانے کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے خوب

حصہ لیتے رہے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے نہایت عمرگی اور قابلیت سے اس جشن کے انتظام کو سر انجام

دیا۔

قومی کیت

Digitized by Khilafat Library

آزاد باد محمد علی خان حسنا شرف ہید سٹار

جنت نشاں نہ ہو پھر ہر مکان ہمارا
 بیشک مسیح و ہندی ہے باغباں ہمارا
 جبکہ خدا کے قادر ہی نہ رہاں ہمارا
 چمکیگا فضل حق سے نام نشاں ہمارا
 فضل خدا کے نیچے ہے قادیان ہمارا
 محمود کبریا ہے یہ نوجواں ہمارا
 جب قادیان بنا ہی دارالامان ہمارا
 تھا نور دین احمد قرآن داں ہمارا
 پھر ہی زمین اپنی اور آسمان ہمارا
 احمد کے باغ میں ہی جب آشیان ہمارا
 نکلا ہوا ہی سارا ہندوستان ہمارا
 دل ہو گیا اب تو یہ شادماں ہمارا

خُلد بریں کا تختہ ہر قادیان ہمارا
 پودے ہیں ہم اسی کے ہم ہاتھ لگائے
 تیرے حسد سے حاسد کچھ بھی نہیں بگڑتا
 دشمن خراب ہوں گے دنیا میں جو ہیں اپنے
 جو احمدی ہیں بیشک ہی دیندار و عابد
 شیریں زبان ہی اسکی باتیں ہیں سب پیاری
 دشمن کا اب تو کھٹکا ہرگز نہیں ڈر بھی
 وہ مرشد گمانہ علموں کا تھا خزانہ
 ہم جب خدا کے ٹھہرے اور ہی خدا ہمارا
 بادشاہاں کا ہوا مطلق نہیں ہو کھٹکا۔
 پھولا پھولا جہاں میں توحید کا چمن ہی
 کتنی بکھیری حساباتی رہی وہ ساری

لندن میں باغ احمد جب لگ چکا ہی یارو

دیں ہاں لے گا اک دن سارا جہاں ہمارا

خم ٹھوک کر کھڑا ہے جو پہلواں ہمارا
 احمد کا جو ہی بردہ ہی پھر جہاں ہمارا
 پھولا پھولا ہوا ہے یہ نشتاں ہمارا
 آیا ہمارے ہے باغ جہاں ہمارا
 خامہ ہی اور زبان ہے تیر و ساں ہمارا
 مانے گا وہاں سچ دن سارا جہاں ہمارا
 مانا گیا ہی صادق جادو بیان ہمارا

علی سالی آریہ سب حیرت زدہ پڑے ہیں
 کر لیا لیکچروں سے تیر سارا عالم
 بلبل بنیں گے اب تو سب دیکھ کر ہماریں
 بلبل بھی ہی چمکتی خوشبو بھی ہے ہمکتی
 ہے رعب دشمنوں پر آئے نہیں مقابل
 جو آئیکہ مقابل کب فتحیاب ہو گا۔
 قرآن دانی اپنی مشہور ہو گئی ہے

جتنے کہ ہیں مذاہب ان پر رہے گا غالب
 اسلام ہی جو اشرف حرز جہاں ہمارا

مکتبہ فیضیہ
کراچی

خلافتِ صدیق

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر الحکم کا ایک لطیف مضمون -

گزشتہ سب سے پوسٹ

(۲۹) اب ان واقعات کو پھر اپنے ذہنوں میں تازہ کرو حضرت صدیق اکبرؓ نے کس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اپنے وطن (مکہ) میں آرام سے بیٹھے تھے قوم میں مسلم محترم مقرر ہیں تجارت اور تول میں مشہور ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے میں ان مصائب اور مشکلات کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے جو اس بقعہ بقیہ کا نتیجہ ہونے والی تھیں گویا کتا پٹے بڑوں کے چھتہ کو چھیڑ دیا۔ تمام قوم کو دشمن بنالیا۔ پھر رسول کریم کے حضور دینی ضرورتوں کے پیش آ جانے پر اپنا جمع جتھا سب خرچ کر دیئے نہیں دریغ نہیں کیا۔ آخر جب جاں بازی کے امتحان کا وقت آیا۔ تو جاں بکف ہو کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ ان اعمال صاکنہ نے مہر کردی تھی اس بات پر کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہرو ہر کام میں تامل و معین ہیں بعد وفات بھی رہیں گے۔ اور اسپر ہی آپ کا خاتمہ ہو گا۔ آپ کا آخری مقام اس بات پر دلیل ہو گا کہ خدا نے جو ابی رہنا کا سارینفاٹ دیا تھا وہ اب الالہاد کے لیے ایک دہنا ہوا گواہ ہو گا جس پر میں آخر میں کچھ انشاء اللہ تعالیٰ روشنی ڈالوں گا۔

سورۃ البینا کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
أَنَّكَ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ
اور بیشک ہم نے ذکر کر کے بعد تورات میں لکھ دیا کہ الارض
گے وارث میرے عباد صالحین ہوں گے۔ اس آیت میں
میں اللہ تعالیٰ نے صفات الفاظ میں فرمادیا ہے کہ الارض یعنی
وہ جس کی زمین (کنفوں) کے وارث میرے صالح
نہدے ہوں گے یہ ایک عظیم الشان پیگونی ہے جو قرآن
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ویا۔ ظہور تھا یہ پیگونی
پوری ہوئی۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
دلیل ہو کیونکہ اس کے آگے فرمایا

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اب واقعات کی روشنی میں اس پیگونی کو لانا۔ وہ پیگونی
معلق تھی۔ وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد
میں پوری پائی

یہ دعوہ اولاً حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوا تھا۔
چنانچہ پیدائش کے بعد میں فرمایا کہ میں تمہارا رب ہے بعد
تیری نسل کو کنفوں کا تمام ملک جس میں تو پر دیسی ہے دیتا
ہوں کہ ہمیشہ کے لیے ملک ہو۔

بیان قرآن مجید میں جو اس کی پیگونی کی تجدید فرمائی
اور کہنا کہ میرا عباد صالحین ہیں اس میں

ایک وقت اٹھادی ہو کہ جس قدر برکات اور فیوض
سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے جناب موسیٰ علیہ السلام تک
متواتر چلے آئے ہیں۔ ان سب کا عظیم مورد جناب
رسول کریم ہوں گے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی قوم کو وہ وعدہ کی زمین ملی۔ ضروری تھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملتی مگر اللہ تعالیٰ نے ظاہر
کرنے کے لیے کہ آپ کی مبارک زندگی کا غیر فانی
سلسلہ آپ کے جانشینوں میں جاری ہے۔ اور ان
قدوسیوں کو اس برگزیدہ جوہر کے ٹکڑے یا شجر مبارک
کے آثار ثابت کرنا مقصود تھا۔ اس لیے یہ پیشگوئی فاروق
اعظم کے ہاتھ پر پوری ہوئی۔

(۳۷) یہ کھلی کھلی آیات ہیں دانشمند اور سلیم الفطرۃ
الانسان ان کے انکار سے ڈرتا ہے۔

فاروقی خلافت نے اسلام کو کس قدر قدر نفع پہنچایا۔
اور اس کی امت کہاں تک پہنچی یہ نبی تفسیل ہے۔ مگر میں
مشہور مورخ گبن کے ایک فقرہ میں دکھاتا ہوں۔
کہ فاروقی عہد کیا مبارک عہد تھا۔ گبن کہتا ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں نے
بتیس ہزار شہر اور قلعہ فتح کیے۔ اور اقامت الصلوٰۃ
کے لیے چودہ سو مسجدیں بنائیں۔

غور کرو ان فتوحات سے اسلام کو کس قدر فائدہ پہنچا۔
آج ایک شخص ذرا سا غیر معمولی کام فرم کے لیے کرتا ہے
تو اس کے بیٹھو کھڑے کیے جاتے ہیں اور مختلف قسم کی
یادگاریں قائم کی جاتی ہیں۔ اور ضروری سمجھتے ہیں کہ
آئندہ نسلوں کی یاد سے ان کا نام اور کام مٹ نہ جائے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تیرے
سبب سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاوے تو تیرے
لیے بڑی قیمتی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ امروں و ناموں کو
اور ناہوں و عن المنکر کی جو فضیلت بیان فرماتا ہے

وہ ظاہر ہے اب اس پر فاروقی فتوحات کا فیصلہ کر کے
کون ایسا دل ہو گا کہ اس جلیل الشان نبی پر جس کے
طفیل سے اس سعادت مند روح نے فیض پایا اور خود
اس جلیل القدر فاتح پر در پڑھنے کو محسوس نہ
اس میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ زور سے اللہ صلی
علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ خلفاءہم و
بارک و سلم پڑھیں۔

(۳۸) آخر میں میں ایک امر کی طرف خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں
جس کا اشارہ میں نے پیچھے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسلام
کے ابدی اور غیر فانی مذہب ہونے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر جہاں بہت سے
دلائل دیئے ہیں ان میں ایک خاص دلیل بھی ہے
اور وہ قابل غور ہے۔ دیکھو کہ (ام القریٰ) جس کی
چھائیوں سے آئندہ دنیا کی قومیں صداقت اور
روحانیت کا دودھ پینے والی تھیں اس کو ہر قسم کے
دست برد سے محفوظ رکھا۔

اور اسکے دودھ یعنی قرآن کریم کے متعلق بھی
ابدی حفاظت کا وعدہ فرمایا اور پھر دنیا کے بڑے بڑے
جلیل القدر انبیاء کے نشانات کو مٹنے دیا گیا۔ ابراہیم
اسحق۔ یعقوب موسیٰ علیہ السلام کے نشانات مٹائے
گئے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو قائم رکھا
اور نہ صرف یہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اذلی ارادہ
اور مشیت کے ماتحت حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق
اعظم کو آپ کے پاس محفوظ و امن اور جنت الماویٰ میں
جگہ دی۔ چونکہ انھیں پاک وجودوں کے ذریعہ بارہو
اسلام کو ہر فتنہ سے بچا اور بڑھا اور پھولا۔ اس لیے ضروری
تھا کہ رسول کریم کی طرح ان کے آثار بھی محفوظ رہتے
اور رسول کریم کے پہلو میں یہ سونے والے اسلام کے
جلیل القدر پہلوان اور الو العزم انسان اپنے درجہ

روزانہ ترقی کریں۔ یہ بڑا بھاری نشان ہے اس میں تمام جہاں کے مومنوں کے لیے نشان ہے۔ خدا کے حکیم کی ایک ناطق آواز ہے۔ جو قیامت تک آتی رہے گی ان بزرگوں کے اخلاص۔ صدق۔ وقفا کا اعلان کرتی رہیگی خدا کے حکیم و عزیز کی یہ ایک ایسا فعل ہے جو ان تمام اعتراضات اور رکاوٹوں اور سکنت جواب ہے جو ان پر کیے جاتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ وہ سرزمین جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہیں کہ رحمت الہی کی سرزمین ہے جہاں دنیا بھر کے درود و صلوات پہنچانے کو ملائکہ ساوا کے نزول کا قارندہ ہوتا ہے اسی پاک اور مبارک روحانہ میں ان بزرگوں کو جگہ ملی جو اس سے صاف ظاہر کہ منشاء الہی کیا ہے۔

(۳۳) خدا کے ارادے کے سوا کون اتنے فضائل اپنے اندر جمع کر سکتا ہے۔ پھر نسخ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زبردست گواہ اور شہوت ہے اسی طرح صحابہ کی عظمت اور قدوسیت پر ایک گواہ ہے کیونکہ جس جماعت کی معیت میں آپ نے اسے فتح فرمایا اسے خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر قدوسی فرمایا ہے۔ فتح کہ کے ذہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار صحابہ تھے اور توریت میں لکھا گیا تھا کہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئیگا۔ پس یہ دس ہزار کا عدد خدا کے علم اور قدرت کا ظہور اور خدا تعالیٰ کے قدیمی وعدوں کے پورا ہونے کا نشان تھا۔ جبکہ توریت میں استثنا ۳۴ میں لکھا ہے خداوند سینا سے آیا اور شیر سے اپنی طلوع ہوا اور فارون ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اسکے دائیں ہاتھ ایک آتشیں فریخت انکے لیے تھی اور بخاری میں ابن عباس سے یہ روایت

آئی ہے کہ دس ہزار صحابہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے۔

اب غور کرو اور صحت و ثبات میں دس ہزار کا عدد بتایا گیا ہے اور یہاں فتح مکہ کے دن آپ کے ساتھ پورے دس ہزار صحابہ ہیں کیا یہ کوئی اتفاقی امر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور سب بڑی بات یہ ہے کہ صحابہ کو جہاں قدوسی کہا گیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی آواز ہے جو صحابہ کی پرستش اور تقدیس کیلئے آسمان سے بلند ہوئی پھر اس پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے کہ بائبل باوجود یہ ترجمہ ترجمہ ہو رہی ہے لیکن یہ لفظ آج تک بدستور اس میں قائم ہوتا ہے کہ یہ حجت اور نشان ہو۔

اب ایک اور بات پر غور کرو کہ یہ دس ہزار قدوسی جنگو خدا تعالیٰ قدوسی کہتا ہے انھوں نے شرح صدر اپنے اس رئیس حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ تعلیم کر کے اس پر مرگاد دی کہ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کی منشا اور شہادت کے نیچے ہے۔ یہ مخصوص خلافت ہے اور اس سند یافتہ جماعت نے حضرت صدیق اکبر اور ان کے بعد فاروق اعظم اور پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یکے با دیگرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صداق اور امین جانشین اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ اور امام اور ائیت تسلیم کیا ان کے کاموں نے بتا دیا کہ فی الحقیقت خدا کے خلیفے اور اسی کے قرار کردہ امام اور وارث النبی تھے میں نہیں سمجھتا کہ خلافت راشدہ کے ان باہر روشن نشانوں کی موجودگی میں کوئی شخص انکار کرنے کی جرات کیوں کر سکتا ہے۔ میں ایک بات کہ اس مضمون کو ختم کر دینا چاہتا ہوں کہ اسلام دنیا میں تفرقہ مٹانیکے کے لیے آیا ہے اور وہ سلامتی اور امن پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پس آپس میں محبت و اخوت کے تعلقات کو بڑھا دے اور ایک طرف سے امت مسلمہ کی محبت اور ہمدردی دامن مرد و عورت پھیلا

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے آمین

تاریخ مملکت

ایک ورق

گزشتہ سے پیوستہ

میں بتا چکا ہوں کہ اسی عبدالقادر کی آمد پر جبکہ مسیح موعود کا تذکرہ ابھی ایک چادپواری سے باہر نہیں نکلا تھا۔ علماء نے اس ذکر کو شکر فوراً ہی اپنا آخری ہتھیار استعمال کرنا شروع کر دیا تا عوام الناس جو کہ لفظ کفر کی وجہ سے سخت مرعوب ہوتے ہیں رعب میں آکر مسیح موعود کے تذکرے کو چھوڑ دیں۔ جس طرح اندھیرے جاگڑوں کے لیے سورج کی آمد انکی ہلاکت سے کم نہیں ہوتی۔ اسی طرح ظلمانی انسان بھی جبکہ روحانیت سورج چڑھتا ہے، اٹھ کر تہمتیں تاکہ کوئی انکی حرکات تشنیہ اور افعال ذمیرہ دہری سیرت و صورت سے مطلع نہ ہو جائے۔ اسی طرح علماء مالا بار نے فوراً ہی مدعی ہندویت کو کافر کا فتویٰ دیدیا تاکہ اس لفظ کے رعب میں آکر کوئی شخص اس کا تذکرہ نہ کرے اور نہ کوئی ایسی کتاب کو پڑھے لیکن وہ نادان اتنا نہ جانتے تھے کہ وہ خود اس میں یہ طاقت ہو کہ مالا باری سنگلاخ بنجر زمین میں لگانے کے لیے پنجاب کی ایک بستی سے روحانیت کو بیچ کر غلامی سہولتیں طاقت نہیں کہ وہ اس کے نشوونما کے لیے ان مولوی کیڑوں کوڑوں کا برباد کرے۔ جو کہ ان فرقہ وارانہ پیچھے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ میں یہاں تک ذکر کیا ہے کہ جبکہ اسی عبدالقادر صاحب

حصول ملازمت کے لیے کوچی میں گئے۔ تو ایک اور صاحب بھی وہاں گئے ہوئے تھے جنکا نام ابراہیم کنجی تھا۔ کے۔ ایم ابراہیم صاحب کے بڑے بھائی فخر کنجی صاحب اسی عبدالقادر کے بڑے دوست تھے وہ بھی رخصت پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ کے۔ ایم۔ ابراہیم صاحب فطرتاً بہت ذہین اور سمجھدار تھے۔ وہ بھی اپنے بھائی کی وجہ سے اسی عبدالقادر صاحب کی مجلس میں آئے تو مسیح ناصری کی وفات اور مسیح محمدی کی آمد پر ذکر پورا ہوا تھا۔

کے ابراہیم صاحب کے دل میں فوراً یہ خیال پڑا کہ ان امور پر غور کرنا چاہیے۔ کہ آیا فی الواقع ہی مسیح ناصری زندہ ہی یا نہیں۔ اور اگر زندہ ہی تو اسکا کیا ثبوت ہو۔ کے۔ ایم۔ ابراہیم صاحب نے میرے ساتھ خود ذکر کیا کہ جیسے جیسے میں طرفین کے دلائل پر غور کرتا مجھے مسیح کی وفات کے دلائل بہت وزنی معلوم ہونے لگے اور وفات قطعی ثابت ہو گئی اور وہ خیال حیات کی باتیں بہت ملکی اور کمزور معلوم ہونے لگیں۔ رفتہ رفتہ انکی فطرت نے اس امر کی طرف رہنمائی کی کہ بیشک مسیح مر گیا ہو یہ پہلا شخص تھا جو اسی عبدالقادر صاحب کے ساتھ مسئلہ وفات میں متفق ہوا اس اتفاق عقائد کی وجہ سے اب عبدالقادر کے دل میں کے۔ ایم ابراہیم صاحب کی محبت پیدا ہو گئی۔

کچھ مدت کے بعد اسی عبدالقادر صاحب رنگون واپس چلے گئے۔ اور کے۔ ایم ابراہیم صاحب بھی اپنی رخصت پوری کر کے واپس کوچی چلے گئے۔ انکے چلے جانے کے ساتھ ہی مسئلہ حیات وفات اور مسئلہ آمد مسیح بھی کچھ مدت کے لیے چھٹا گیا۔ ۱۹۰۳ء میں پھر اسی عبدالقادر واپس کنا فور آیا اور مسیح موعود کی نسبت بہت سی نئی خبریں لایا۔ ان دونوں میں کے۔ ایم۔ ابراہیم نے بھی ملازمت چھوڑ دی اور واپس کنا فور آ گیا۔ اسکے آئیے دونوں دوست پھر اکٹھے ہو گئے۔ کے۔ ایم ابراہیم اور

اسی عبدالقادر صاحب ہمیشہ مسیح موعود کا تذکرہ کرتے ایک دن کے ایم ابراہیم نے عبدالقادر سے کہا کہ اگر آپ کے پاس اس عی کی کتاب کوئی ہے تو بھجکودو۔

اوتھوں نے ازالہ اوہام پڑھنے کے لیے دی ابراہیم اردو پڑھنی نہ جانتا تھا مگر اس شوق میں کچھ اردو سیکھی اور ازالہ اوہام پڑھی۔ ابراہیم صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ ازالہ اوہام پڑھتے پڑھتے بعض جگہ مجھے کوئی شبہ پڑ جاتا تب میں عبدالقادر صاحب سے دریافت کرتا۔ بعض کا جواب وہ دیتے اور بعض کا رد دیتے لیکن میں سخت حیران ہو جاتا تھا۔ جبکہ میں دیکھتا تھا کہ جو شبہ یا اعتراض مجھے پیدا ہوا ہے وہ الحکم کی ہر آنے والی اشاعت یا اس سے دور سے پرچے سے دور ہو جاتا۔ اور کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ جواب کے لیے تیسرے پرچہ کا انتظار کرنا پڑا ہو۔ اس امر کا میرے قلب پر وہ اثر پڑا کہ میرے قلب میں ایک نور حضرت پیدا ہونے لگا۔

ابراہیم کو اردو پڑھنے میں تکلیف ہوتی تھی۔ دیو لو اف دیلیجٹ کو شائع ہوئے ہوئے ایک سال گزر چکا تھا۔ اسی عبدالقادر نے ابراہیم صاحب کو کہا کہ آپ۔ نیو یو منگو این۔ مگر ان کا باقہ ملازمت چھوڑ دینے کی وجہ سے تنگ تھا اس لیے وہ اس وقت نہ منگوا سکے۔ اب لوگوں کے گھروں میں یہ چرچا ہونے لگا کہ بعض آدمی یہ خیال رکھتے ہیں۔ مگر اس خبر نے پوری شہرت حاصل نہ کی۔ ۱۹۱۵ء میں عبدالقادر صاحب کی چھوٹے بھائی کو یا کٹی صاحب کی شادی تھی۔ اور اسی غرض سے عبدالقادر اس شادی تک یہاں نہ جاتا تھا۔

۱۹۱۵ء کے ابتدائے میں ابراہیم صاحب نے ایک خواب دیکھا

خواب

ایک مسجد میں ایک خوبصورت بزرگ دیکھا۔ کسی نے بتایا

کریچ موعود ہیں اس مسجد کے دائیں طرف ایک باغ ہے اور اسکے درخت پھلوں سے بھرے ہوئے ہیں جب مسیح موعود نے انکو دیکھا تو ایک پھل توڑ کر انکو دیا۔

آپ اس خواب سے سمجھ گئے ہوں گے کہ ابراہیم صاحب کو سلمہ میں مسیح موعود نے اپنی جماعت میں داخل کر لیا اور خواب میں روحانی آثار سے بہرور کیا۔ (مسجد امام کی جماعت ہوتی ہے) (دبائی آئندہ)

نظم

از نتیجہ فکر جناب قاسم علیاں صفا قادیانی
کہوں یہ کیسے ترا خواشکار میں بھی ہوں
تیرے غلاموں میں اک نابکار میں بھی ہوں
بجز خطا مجھے دعویٰ تو کچھ نہیں لیکن
نگاہ لطف کا امیدوار میں بھی ہوں۔
جو تو ہو وہ گل محمد چشم نور نظم
بہت نکاہوں میں کھٹکے وہ خار میں بھی ہوں
تری جس ایک نظر سے جہاں جی اکھٹا۔
اُسی نگاہ کا بیمار دار میں بھی ہوں۔
جو آرزو ہے کہ قدموں سے تیرے جالپٹوں
تو راہ شوق میں مثل عبا رہیں بھی ہوں
عبار بنکے کہیں راہ میں نہ دجاؤں
تری رکاب میں ام شہسوار میں بھی ہوں
بنوں جو کوچہ کا تیرے میں اک ذرہ خاک
تو پھر کہوں گا کہ ہاں خاکسار میں بھی ہوں
جو میرا سر ہو فدا کاش تیرے قدموں پر
تو پھر یہ کیوں نہ کہوں تاجدار میں بھی ہوں
جو تیرے ظل کو میں ہی ہر کس نامکس
تو قادیانی عصیاں شہاں میں بھی ہوں

قابل توجہ

جن احباب نے ابھی تک باوجود اتنی دفعہ اعلان کرنے کے اپنی جماعتوں کی فرشتیں نہیں روانہ کیں۔

کیا ہم ان کی اس خاموشی سے یہ نتیجہ پیدا کر لیں کہ وہ اس دفعہ ہم سے اپنی جماعتوں کے اوتارنے کے لیے کوئی مطالبہ نہیں کریں گے؟ اگر وہ مطالبہ کریں گے تو کسی افسوس کی بات ہے کہ بہت سے احباب نے باوجود سالہا سال کے تہسربے کے ابھی تک ہکو اطلاع نہیں دی کہ ہسند کی مہربانی فرما کر طلبہ اہل علم بھیج دیں۔ والسلام

محمد احمد منظم مکانات

Digitized by Khilafat Library

شاہ صاحب کا سفر نامہ

اس دفعہ کے الحکم میں ناظرین شاہ صاحب کے سفر نامہ کو نہ پائیں گے جسکی وجہ یہ ہے کہ کرم شاہ صاحب حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اُس وفد میں شامل ہو کر لاہور تشریف لے گئے جو جناب ملا صاحب سے ملنے کے لیے گیا تھا۔

شاہ صاحب کرم کو خود اس امر کا افسوس ہے کہ وہ کہیں اس اشاعت میں سفر نامہ کو نہ دیکھے۔ امید ہے کہ ناظرین اس فرد گزشتہ کو معاف فرماویں گے۔

مسٹر ساگر چند صاحب ۱۸ دسمبر کو مسٹر ساگر چند صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ اور آج بتاریخ ۱۹ دسمبر یوم جمعہ بعد از نماز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے دست مبارک پر بعد از غور و خوض بیعت کی اور واپس تشریف لے گئے۔

وفد ممبران وفد از تاریخ کو واپس تشریف آئے۔ سولہ سید مراد شاہ صاحب تو پہلے ہی تشریف لے آئے تھے۔

میر اور میر کا میر و دست سلاحت

میرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اور سرسہ کی ترکیب انہوں نے بتلائی اور فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" میرے کی قیمت فیتولہ ۵۰۰ سرسہ فی تولہ ۵۰۰ ست سلاحت فی تولہ ۵۰۰ مقوی اعصاب کے رئیسہ شتی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و دق شیخوخت قائل کو م شکم نفنت سنگ گردہ اور درد مفاصل کے لیے مفید ہے۔

المشاعر احمد نور کاہلی تاجر مہاجر قادیان دارالاسلام

آنکھیں بری نعمت ہیں

ان کی قدر کرو اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہو تو اس کے علاج میں سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالج کا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کیلئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے اس کے بعد مناسب و ادویاتی ہو اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ماتیانہ۔ پتھر وال۔ پھولا۔ جالا لکڑے ضعف بصر غارش چشم وغیرہ امراض میں تشخیص شدہ شکایات کے لیے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ جو بفضل خدا انما سفید و مجرب ہیں۔ سبزیہ وی پی بھی جاتی ہیں دیگر امور بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

لکڑی سرسہ فیتولہ ۵۰۰ سرسہ فوری فیتولہ ۵۰۰ گولی دافع ضعف بصر ۵۰۰ سرسہ زنگاری۔ (از سولوی حکیم نوالہ) غارش چشم یا انجن ۵۰۰ طبیبی ہیضہ فیتولہ ۵۰۰ سرسہ مروانہ ۵۰۰ سرسہ زنگاری ۵۰۰

حکیم محمد اسماعیل دکنیوالہ مہاجر قادیان دارالاسلام ضلع گورکھ پور